روحانیت الحاد کا رد ہے

از قلم: حافظ محمد فیصل نواز

پی ایچ ڈی سکالر فزکس

2025-05-04

فہرست

روحانیت الحاد کا رد ہے ____ 3
الحاد ____ 3
مروجہ الحاد کا بنیادی عقیدہ ____ 3
الحاد میں علم کا ذریعہ کیا ہے ____ 4
الحاد کے پھیلنے کے اسباب ____ 4
روحانیت ____ 4
انسان کے وجود ____ 5
روحانیت کا تعلق ____ 5
روحانیت سے الحاد کا علاج ____ 6

روحانیت الحاد کا رد ہے

حق و باطل ہمیشہ سے موجود رہے ہیں۔ لیکن امت مسلمہ کو آج جتنے فتنوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اتنا ماضی میں کبھی نہیں کرنا پڑا، اونچائی سے بہتے تیز پانی کے دھارے کی طرح فتنے ہم پر مسلط ہو رہے ہیں۔ گویا کہ وہی صورتحال دکھائی دے رہی ہے جو ایک روایت میں بیان ہوئی کہ ایک شخص صبح کو مومن ہو گا اور شام کو کافر یا شام کو مومن ہو گا اور صبح کو کافر لہذا آج کا دور پر فتن دور ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام فتنوں سے محفوظ فرمائے آمین۔

الحاد

اس پر فتن دور کا سب سے بڑا فتنہ یا یوں کہیے کہ فتنوں کی جڑ " فتنہ الحاد " ہے۔ الحاد کی اجمالی تعریف یہ ہے کہ "حق (صراط مستقیم) سے انحراف کرنا، حق راہ کو چھوڑ کر باطل کو اختیار کرنا الحاد کہلاتا ہے"۔ چونکہ ہر فتنہ راہ حق سے منحرف ہوتا ہے بلکہ فتنہ تو کہتے ہی اسے ہیں جو صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر باطل کا راستہ دکھائے لہذا الحاد کی مذکورہ تعریف کے مطابق ہر فتنہ الحاد ہے۔

مروجہ الحاد کا بنیادی عقیدہ

جبکہ معروف اور مروجہ الحاد کا بنیادی عقیدہ "انکارِ خدا" ہے۔ ملحدین اس وحدہ لاشریک ذات کا انکار کر کے خود کو ہر مذہبی پابندی سے آزاد سمجھتے ہیں۔ نفسانی لذت اور مادہ پرستی الحاد کے بنیادی مقاصد ہیں، ملحدین خود کو ہر مذہبی قوانین سے آزاد کر کے یہ مختصر زندگی عورت اور دولت کی غلیظ لذتوں میں گزارتا ہے۔ یقینا مذہب بالخصوص دینِ اسلام اس طرح کی غفلت بھری زندگی گزارنے کی مذمت کرتا ہے۔ لہذا ملحدین نے ایسی

پابندی سے جان چھڑانے کے لیے صرف مذہب ہی نہیں خود وجودِ خدا کا بھی انکار کر دیا تا کہ ان کو نہ کسی قادر مطلق ذات کے وجود کو ماننا پڑے نہ کسی مذہبی پابندی کا سامنا کرنا پڑے اور اس لیے وہ عیاشی والی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔

الحاد میں علم کا ذریعہ کیا ہے

الحاد میں علم کا ذریعہ "مشاہدہ" ہے۔ جو چیز نظر آئے گی اس کا یقین کیا جائے گا، ایمان بالغیب کا انکار کیا جاتا ہے۔ جیسے وجودِ خدا، آخرت، ملائکہ، حساب و کتاب، جنت و دوزخ غرض یہ کہ جس چیز کا مشاہدہ نہ کیا جاتا ہو تو اس کا انکار الحاد کا لازمی جز ہے۔

الحاد کے پھیلنے کے اسباب

الحاد روز بروز پھیلتا جا رہا ہے آزاد خیالی، نفس پرستی، اور مذہب کے حوالے سے متعصبانہ سوچ الحاد کے مشہور اسباب ہیں۔ ملحدین کے نزدیک یہ کائنات ایک بے شعور مادے سے خود بخود وجود میں آگئی جس کا مشاہدہ خود ملحدین نے بھی نہیں کیا۔

روحانیت

روحانیت مادیت کی ضد ہے چونکہ الحاد کی بنیاد مادہ اور مادہ پرستی پر ہے لہذا روحانیت الحاد کا رد ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ روحانیت کسے کہتے ہیں اس حوالے سے مولانا آصف اقبال مدنی فرماتے ہیں کہ "لفظ روحانیت روح سے بنا ہے اور روح کے معنی ہیں راحت سکون اور قرار لہذا روحانیت کا مطلب ہے ایسا عمل جس سے سکون حاصل کیا جائے"۔ (روحانیت کا درست مفہوم)

انسان کے وجود

انسان کے دو وجود ہیں ایک مادی وجود (ظاہری بدن) اس کو تندرست رکھنے کے لیے مخصوص غذا کا استعمال ضروری ہے مزید اس کو نیند اور ورزش سے تندرست رکھا جا سکتا ہے لیکن ان طریقوں سے انسان کی دائمی سکون چین اور اطمینان نصیب نہیں ہوتا کیونکہ دلی اور دائمی سکون کا تعلق انسان کے دوسرے وجود سے ہے جس کو روحانی وجود کہتے ہیں جس کا تعلق ہمارے روح کے ساتھ ہے جس طرح مادی وجود کی ایک خاص غذا ہے اسی خاص غذا سے ہی انسان کا ظاہر بدن تندرست رہتا ہے اسی طرح روحانی جسم کی بھی ایک خاص غذا ہے اگر وہ غذا دستیاب نہ ہو تو یہ روحانی وجود بے چین اور کمزور پڑ جاتا ہے ملحدین عورت، دولت، ظلم و ستم اور دیگر گناہوں کی لذتوں سے سکون حاصل کرنا چاہتے ہیں اگر روح کی یہ غذا ہوتی تو تمام ملحدین دائمی طور پر پر سکون اور مطمئن ہوتے لیکن حقیقت میں ملحدین شک اور بے مقصد بھری زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔

روحانیت کا تعلق

روحانیت کا تعلق ظاہری مادے سے نہیں ہے روحانیت روحانی عقائد اور اعمال سے ہی حاصل ہو گی

مثلا: روحانیت، دلی، راحت و سکون تبھی حاصل ہو گا جب یہ یقین کیا جائے کہ یہ کائنات خود بخود نہیں بنی بلکہ اس کو ایک عظیم ذات نے عدم سے وجود بخشا ہے جس کو ربّ کہا جاتا ہے۔ اور روحانیت تب ہی حاصل ہو گی جب اس بات پر یقین رکھا جائے کہ ہمارا وجود بے مقصد نہیں ہے بلکہ اس کو ہمارے رب نے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے روحانی سکون تب ہی حاصل ہو گا جب اس عقیدے پر پختہ یقین ہو کہ مرنے کے بعد ہمیں دوبارہ اٹھایا جائے گا اور ہمارے اعمال کا حساب لیا جائے گا اچھے اعمال پر جنت (دائمی انعام) ملی گی اور برے اعمال کے بدلے عذاب دیا جائے گا لہذا اس سوچ کے ساتھ وہ شخص دنیا میں کبھی شک کا شکار نہیں ہو گا کبھی بے راہ روی کا شکار نہیں ہو گا کبھی گناہوں

اور نفسانی لذتوں کی طرف نہیں لپکے گا جب اس کے ذہن میں مرنے کے بعد حساب دینے کا خوف ہو گا تو ایک پابند زندگی گزارے گا ظلم و ستم، لوٹ کھوٹ اور مادہ پرستی آخرت کے خوف سے زائل ہو جائے گی۔ اس طرح ایک شخص اپنی روحانی غذا حاصل کر کے ایک روحانی زندگی گزارتا ہے اسی طرح روحانیت (دلی چین) اللہ کے ذکر میں رکھی گئی ہے انسان فرائض کے بعد نوافل کے ذریعے اللہ پاک کا قرب حاصل کرتا ہے انسان جتنا اللہ کے قریب ہوتا ہے اتنا ہی روحانی شخصیت کا حامل ہوتا ہے اور ایک انسان جتنا روحانی ہوتا ہے اتنا مادہ پرستی سے دور ہوتا ہے۔

روحانیت سے الحاد کا علاج

آپ دونوں (روحانیت اور الحاد) کا موازنہ پڑھ چکے ہیں اب یہ فیصلہ کرنا آسان ہو گیا ہے کہ مادہ پرستی سے نجات کا طریقہ کیا ہے اور مادیت کا رد کیا ہے؟ تو واضح ہوا کہ الحاد کی بنیاد مادیت ہے اور مادیت کی ضد روحانیت ہے لہذا ثابت ہوا کہ روحانیت الحاد کا رد ہے۔ مادہ پرست ملحد نفسانی خواہشات سے وقتی لذت تو حاصل کر سکتا ہے لیکن اس کو دائمی سکون اور راحت نصیب نہیں ہوتی دائمی راحت اور سکون تو صرف روحانیت میں ہے روحانیت صرف مذہب اسلام کو ماننے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ الحاد میں انسان شک کی وادی میں کھویا رہتا ہے جبکہ روحانیت میں انسان کو یقین کامل حاصل ہوتا ہے۔ الحاد ایک بے مقصدیت کا نام ہے جبکہ روحانیت ایک بارگاہ میں سربسجود ہو کر دائمی انعام (جنت) حاصل کرنے کا ذریعہ ہے الحاد میں وقتی جسمانی لذت اور دائمی دلی بے چینی اور بے سکونی کا سامنا ہے جبکہ روحانی دنیا میں وقتی جسمانی مشقت کے ساتھ دائمی (ہمیشہ کا) سکون راحت اور کامیابی کی خوشخبری ہے۔ الحاد میں ظلم و ستم اور لوٹ کھوٹ ہے جبکہ روحانیت میں انصاف ایسا کہ بروز قیامت ایک ایک پائی کا حساب لیا جائے گا، روحانیت میں ایک مقصدیت ہے انسان ایک واضح نظریے کے تحت ایک پر سکون زندگی گزارتا ہے جبکہ الحاد میں ایک ملحد کی زندگی ایک جانور کی زندگی کی طرح بے مقصدیت، غیر یقینی

کیفیت، بے سکونی اور وقتی لذت کے حصول میں بسر ہوتی ہے۔لہذا یہ ثابت ہوا کہ الحاد ہر فساد کی جڑ اور اصل ہے جبکہ روحانیت ہر الحادی مرض کا علاج ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ پاک ہمارا خاتمہ بالایمان فرمائے آمین ثم آمین۔

از قلم: حافظ محمد فیصل نواز

پی ایچ ڈی سکالر فزکس

2025-05-04